بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعہ، 19 ذی القعدہ، 1441ھ | 10/07/2020 | نمبر: 1441/77

پریس ریلیز

شریعت کے برخلاف کے-الیکٹرک کی نجکاری سے پاکستان کی معیشت کا دل، کراچی، چند سرمایہ داروں کے نفع کی ہوس کے ہاتھوں یرغمال بنا ہوا ہے

ایک بار پھر کراچی کے عوام اور معیشت، جو پہلے ہی کرونا وبا کی وجہ سے شدید دباؤ کا شکار تھی، کے-الیکٹرک کے ہاتھوں شدید اذیت کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہر سال جب گرمی کا مہینہ اپنے عروج پر ہوتا ہے تو کے-الیکٹرک کسی نہ کسی بہانے کو جواز بنا کر کراچی شہر پر بدترین لوڈشیڈنگ کا عذاب مسلط کر دیتی ہے۔ جبکہ زائد بلنگ کا عذاب اس پر مستزاد ہے۔ 2005 میں اس ادارے کی نجکاری کرتے وقت عوام کے سامنے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ نجکاری کے نتیجے میں ایک طرف حکومت اس کے خسارے کے بوجھ سے آزاد ہو جائے گی بلکہ ادارے کو ایک اچھی مینجمنٹ ملے گی جو اسے منافع بخش ادارہ بنا کر عوام کو بہتر سہولیات میسر کرے گی، جو سرکاری شعبے میں رہتے ہوئے ممکن نہیں۔ آج اس ادارے کی نجکاری کو پندرہ سال گزر چکے ہیں جس دوران اس ادارے کو نفع بخش تو بنا لیا گیا مگر عوام کی سہولت کے بجائے صرف چند سرمایہ داروں کے ہوشربا منافع کی خاطر!!! کے-الیکٹرک کا پچھلے آٹھ سال کا خالص منافع تقریباً 126 ارب روپے ہے۔ اس صورتحال کے باوجود کے-الیکٹرک کے نجی مالکان اپنے نفع کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار بند کر کے وفاقی حکومت سے نیشنل گریڈ سے بنی بنائی بجلی مانگتے ہیں جو انہیں سستی پڑتی ہے۔ اس مراعت کے حصول کے لیے لوڈشیڈنگ کا ماحول بنایا جاتا ہے جس کے بعد پیدا ہونے والے عوامی دباؤ کو جواز بنا کر وفاقی حکومت نیشنل گرڈ کی سستی بجلی کے ساتھ ساتھ اضافی گیس بھی کے-الیکٹرک کو فراہم کرتی ہے تاکہ وہ فرنس آئل کے مقابلے میں سستی بجلی پیدا کر کے اپنے نفع کی شرح میں اضافہ کر سکے۔ اور معاملہ صرف یہیں نہیں رک جاتا بلکہ اس ہنگامی صورتحال کا فائدہ اٹھا کر حکومت کے-الیکٹرک کے مطالبے پر فی یونٹ بجلی کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیتی ہے۔ لہٰذا 4 جولائی کو کے-الیکٹرک کی بجلی کی قیمت میں وفاقی حکومت نے 22.5 فیصد اضافہ کر دیا۔

اس امر میں کوئی شک شبہ نہیں رہا ہے کہ بجلی، گیس اور تیل کے شعبے کی نجکاری کا مقصد چند سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے جو اپنے نفع کی شرح کو مسلسل بڑھاتے رہنے کے لیے کسی بھی وقت اس کی قلت پیدا کر کے اپنا من مانہ منافع یقینی بنا لیتے ہیں۔ یہ سرمایہ دار اپنے مقصد میں صرف اس لیے کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ سرمایہ دارانہ معاشی نظام میں بجلی، تیل، گیس جیسے وسائل کی نجکاری کی جا سکتی ہے اور جمہوری نظام حکمرانوں کو قانون سازی کی طاقت عطا کر کے اس عمل کو انتہائی سہل بنا دیتا ہے۔ جدید دور میں بجلی، تیل و گیس کسی بھی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں جن کی عدم موجودگی یا قلت کی صورت میں عوام اور ریاست دونوں ہی شدید نقصان اٹھاتے ہیں۔ کچھ دن قبل پاکستان کے عوام تیل کے شعبے میں بھی کچھ اسی قسم کے بحران کا سامنا کر چکے ہیں جب نجی آئل کمپنیوں نے اپنے نفع کو یقینی بنانے کے لیے کم قیمت پر تیل کی مصنوعات کی فروخت سے انکار کر دیا تھا اور پاکستان بھر میں لوگ پیٹرول کے حصول کے لیے مارے مارے پھر رہے تھے۔ لیکن جیسے ہی حکومت نے تیل کی قیمتوں میں تاریخی اضافہ کیا تو اگلے ہی لمحے سے تیل کی تمام مصنوعات پاکستان بھر میں دستیاب ہو گئیں۔ کراچی اور پاکستان کے عوام بجلی کی عدم فراہمی اور زائد بلوں کی عذاب سے صرف ایک ہی صورت میں نجات حاصل کر سکتے ہیں جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کو پاکستان میں بحال کیا جائے۔ خلافت بجلی کے پیداواری یونٹس اور ترسیل کے نظام کی نجکاری نہیں کر سکتی اور بجلی کے پورے نظام کو خود چلاتی ہے کیونکہ اسلام کے حکم کے تحت بجلی عوامی ملکیت کے تحت آتی ہے جس کی نجکاری نہیں ہو سکتی اور ریاست عوام کے نمائندے کے طور پر اس کے امور کو چلانے کی پابند ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والكلإ والنار "مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی، چراہ گاہیں اور آگ (توانائی)"** (احمد، ابن ماجہ)۔ لہٰذا خلافت میں ہی عوام کو بجلی انتہائی مناسب قیمت پر بغیر کسی اضافی بلوں کی دستیاب ہو گی کیونکہ ریاست پر یہ دباؤ نہیں ہو گا کہ اسے ہوشربا منافع کمانا ہے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس